رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اِک دل کی مراد ہے — فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جوہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

بدر

فاروق

ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر ایم قاسم علی

جلد ۴ — یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۶ء — نمبر ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بحمد اللہ اچھی ہے۔ صبح درس قرآن شریف فرماتے ہیں ؛

۲۔ ۲۰۔ اکتوبر دو نو وقت ملتے دختر جناب ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنرل سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کا رخصتانہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اس تقریب پر شیخ منظور علی صاحب شاکر سب انسپکٹر شیخ فیض علی صاحب صابر۔ ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی تشریف لائے ؛

۳۔ ولایت کے آرسے معلوم ہوا کہ ۲۵۔ اکتوبر جناب قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی۔ لنڈن سے واپس ہونگے اللہ تعالیٰ خیریت سے واپس لائے ؛

۴۔ صدر انجمن کے بجٹ سال آئندہ پر غور ہو کر آخری مرتبہ پاس ہو گیا احباب اپنے مالی سال کو کامیاب بنانے میں ساعی ہوں ؛

۵۔ صدر سالانہ احمدیہ کے مستقبل کو شاندار بنانے کی تجاویز ہیں انشاء اللہ

مسٹر ساگر چند بیرسٹر مبلغ اسلام اور چھ یورپین زبانوں کا عالم نومسلم

الحمد للہ کہ صداقت اسلام اپنے روحانی تاثیرات کے ساتھ مغربی و مشرقی دنیا کے مہذب قلوب کو تسخیر کر رہی ہے اور عملاً دنیا پر یہ واضح ہو رہا ہے کہ اسلام تلوار سے کبھی نہیں پھیلا۔ ہمارا مشن دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے دارالحکومت میں مسلسل و متواتر سعید روحوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلقہ غلامی میں داخل کر رہا ہے۔ اخبارات میں اخویم محمد ساگر چند بیرسٹر ایٹ لا کا اعلان قبولیت اسلام شائع ہو چکا ہے۔ اب احباب یہ سُن کر خوش ہونگے کہ صاحبزادہ صوفی آنجہانی فوکسٹن میں چودھری فتح محمد سیال ایم اے مبلغ اسلام کی معیت میں فرداً فرداً تبلیغ اور سوسائٹیوں میں صداقت اسلام پر تقریریں کر رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ ؎

واہ رے زور صداقت خوب دکھلایا اثر
ہو گیا ساگر نثار دین احمدؐ سر بسر

ہفتہ رواں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نوجوان ذی علم چھ یورپین زبانوں کا بولنے والا روسی نژاد برطانوی مسلمان ہوا ہے۔ یہ نیک دل خدا کو خوش کرنے کا خواہشمند فاضل ہائیڈ پارک میں محبت کا وعظ کرتا ہوا مبلغ اسلام قاضی عبداللہ بی۔ اے بی ٹی سے ۱۹۱۶ء میں پہلی مرتبہ ملاقی ہوا تھا۔ اور اس وقت سے قاضی صاحب موصوف اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب ایم۔ آر۔ اے۔ ایس کے زیر تبلیغ تھا۔ آخر ایک لطیف رؤیا کی بنا پر قاضی عبداللہ صاحب اور خاکسار کے سمجھانے سے دین حق میں داخل ہوا۔ اور سالومن فیتھ سے محمد سلطان فیتھ ہو گیا الحمد للہ جناب مفتی صاحب لنڈن سے باہر سوئیڈ اینڈ میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ایک انگریز ڈبلیو جی ماشن نام نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہے۔ اسلامی نام یحییٰ رکھا گیا ہے۔ اللّٰھم زد فزد ؛ انوار کے جلسوں میں "کلام الٰہی" اور "خدا کے بچے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک قومی ضرورت

دارالامان آنے کے لئے ہر ایک دوست کو بٹالہ اسٹیشن پر اترنا ہوتا ہے - بٹالہ تک تو ریل کا سفر ہے - جو نہایت آسائش اور راحت سے طے ہو جاتا ہے - آگے بٹالہ سے قادیان گیارہ میل ہے اور یہ گیارہ میل کچی سڑک کا راستہ یکوں ٹمٹموں کے ذریعہ طے کیا جاتا ہے - جس قدر دقت اس گیارہ میل والے سفر... کی یکہ اور ٹمٹم والوں کی بے مہری سے ہوتی ہے - اس کو وہ احباب جو اکثر دارالامان آتے جاتے رہتے ہیں خوب محسوس کر سکتے ہیں - قادیان میں ایک زمانہ تھا - کہ کوئی یکہ نہیں تھا - لیکن مسیح قادیانی مرسل ربانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے اب یہ مقام جو تمام دنیا میں اس قدر مشہور و معروف ہو چکا ہے - کہ جس کی انتہا نہیں ہے کئی یکے اور ٹمٹموں کا متکفل ہو گیا ہے - اور جس قدر بھی یکے وغیرہ یہاں ہیں - ان سب کو محض احمدیوں کی آمد و رفت سے کثیر آمدنی ہوتی ہے - ابتدائے زمانہ بعثت مسیح موعود سے لیکر آج تک جس کثرت سے خدا کے بندے قادیان آئے اور گئے ان کی تعداد بجز خدا کے کسی کے شمار میں نہیں آسکتی - لاکھوں روپیہ علاوہ کرایہ ریل کے صرف بٹالہ سے لیکر قادیان تک یکوں کا گیا جس سے وہ مالا مال ہو گئے - اور اس احسان کا بدلہ کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے تھا - کہ وہ یکے والے جنہوں نے احمدیوں کی بدولت ہزار ہا روپیہ کمایا احمدیوں سے ایسے اخلاق سے پیش آتے کہ جس کی وجہ سے احمدی قوم ان کو زیادہ کرایہ دیکر بھی خوش رہتی - لیکن نہایت افسوس سے کہا جاتا ہے - کہ ان یکے والوں نے ہمیشہ اور ہر سال اپنے فوائد اور لالچ کو بڑھا بڑھا کر علاوہ ایزادی کرایہ کے بداخلاقی میں بھی اتنی ترقی کی کہ ہر ایک احمدی ان کا شاکی ہے - مجھے یاد ہے ۱۹۰۴ء میں جب میں قادیان آیا تو اس وقت بٹالہ سے قادیان تک ۱۲ر سالم یکہ کرایہ تھا - اور فی سواری ۳ر - آج کوئی خاص شرح یا ریٹ نہیں ہے - کم از کم ۲ر فی سواری اور اس سے زیادہ دو - دو اور تین تین روپیہ سواری بھی لیکر یہ احسان فراموش خوش نہیں ہوتے - مجھے چار سال سے زیادہ عرصہ دہلی سے آئے ہوئے گذر گیا ہے - اس عرصہ میں بارہا بٹالہ تک جانا پڑا - میں نے کبھی ایک نرخ پر ٹمٹم یا یکہ نہیں پایا - ہمیشہ ہر دفعہ زیادہ ہی دینا پڑا - بعض اوقات تو بوجہ زیادتی کرایہ ہمارے دوست بٹالہ سے قادیان اور قادیان سے بٹالہ تک پیدل چل چل کر گئے - مگر ان بے رحموں نے کبھی اس امر کا خیال نہ کیا - میں برابر چار سال سے اس تکلیف کو دیکھتا اور سنتا ہوں - اور بارہا ہو لا اٹھتا رہا کہ کاش کسی احمدی دوست کو اسکا احساس ہو اور وہ اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے اپنی ٹمٹمیں اور یکے بنا کر ثواب بھی حاصل کرے اور نفع بھی اٹھاوے اور جس قدر احمدیوں کا روپیہ غیر احمدیوں کے جیبوں میں جاتا ہے - وہ احمدیوں کی جیبوں میں جائے مگر بوجہ ناتجربہ کاری یا روپیہ کی دقت کے کسی کو یہ خیال نہیں آیا - اگر آیا تو سامان مہیا نہ ہوئے آخر کار میں نے خدا سے دعا کر کے یہ ارادہ مصمم کر لیا ہے - کہ اپنی جماعت کے لئے کم از کم دو ٹمٹم ایک یکہ ایک ہڑ و بنایا جائے لیکن اسکیلئے سرمایہ کی ضرورت ہے - میرے پاس اس قدر روپیہ نہیں ہے - کہ میں اکیلا اس کام کو کروں - یہ کام دین و دنیا کے نفع کا ہے - دینی طور پر بھائیوں کو آرام پہونچا کر ثواب کا نفع اور دنیاوی طور پر مالی منافع بھی ظاہر خواہ انشاء اللہ ہو گا - اس کے واسطے مبلغ بارہ سو ۱۲۰۰ روپیہ کا سرمایہ چاہیئے - جس کو اس طرح جمع کیا جائے - کہ ۱۲ حصہ بحساب فی حصہ یکصد روپیہ لیا جائے - تو صرف ۱۲ یا اس سے بھی کم احباب کے ذریعہ یہ سرمایہ جمع ہو سکتا ہے - اس سرمایہ پر جو منافع ہو گا - وہ نصفا نصف تقسیم کیا جائیگا - نصف منافع روپیہ والوں کا اور نصف میرا ہو گا - میں اس کام کا اہتمام اور نگرانی اور اس کے چلانے وغیرہ کا انتظام کرونگا - اور روپیہ حصہ داران کا ہو گا - جن کو نصف منافع بحصہ مساوی دیا جائیگا حساب سالانہ ماہ دسمبر میں ہوا کریگا - اور بعد تصدیق حساب نصف منافع حصہ داران کو دسمبر میں دیدیا جائیگا جو حصہ دار اپنا حصہ واپس لینا چاہیے - اس کو ایک سال سے قبل اپنے روپیہ کے واپس لینے کا حق نہ ہو گا - دسمبر میں بوقت تصدیق حساب جو شخص چاہیگا اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے - مگر ہر سال دو حصہ داران اپنا روپیہ واپس لینا چاہیں تو صرف دو کو واپس ملیگا - دو سے زاید کو اسی صورت میں واپس ملیگا - جب کہ دو جدید حصہ دار مل جائینگے - اور اگر خدانخواستہ نقصان ہوا تو وہ بھی نصف بزمہ ۱۲ حصہ داران بحصہ مساوی اور نصف بزمہ راقم خاکسار پڑیگا - چونکہ شرعاً شراکت کے واسطے نفع و نقصان ہر دو کی شرط ہونی ضروری ہے - اس لئے نقصان بھی شرط میں داخل ہے - مگر امید کامل ہے - کہ اس میں انشاء اللہ نقصان نہ ہو گا - جیسا کہ تجربہ اور مشاہدہ سے ظاہر ہے - پس میں ذیعقدرت احباب کو جن کو قومی احساس ہے اس طرف توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ جلد سے جلد ۱۲ حصہ کا روپیہ بارہ سو ۱۵ر نومبر ۱۹۱۹ء تک پورا کر دیں - تاکہ جلسہ سے قبل ہی یہ سب کام تیار ہو کر جلسہ پر اپنے یکے اور ٹمٹم ہو جاویں - اور ان کا کرایہ ایک شرح سے مقرر ہو گا - جس کا اعلان اخبارات سلسلہ کے ذریعہ کر دیا جائیگا - ان ٹمٹموں اور یکوں پر نمایاں جگہ پر ایک بورڈ لگا ہو گا - جس کو ہر ایک احمدی دیکھتے ہی معلوم کر لیگا - کہ یہ ہمارے یکے اور ٹمٹم ہیں - اور قادیان اور بٹالہ اسٹیشن پر یہ انشاء اللہ موجود رہا کرینگے

خاکسار - ایڈیٹر فاروق - ہم خاسم علی

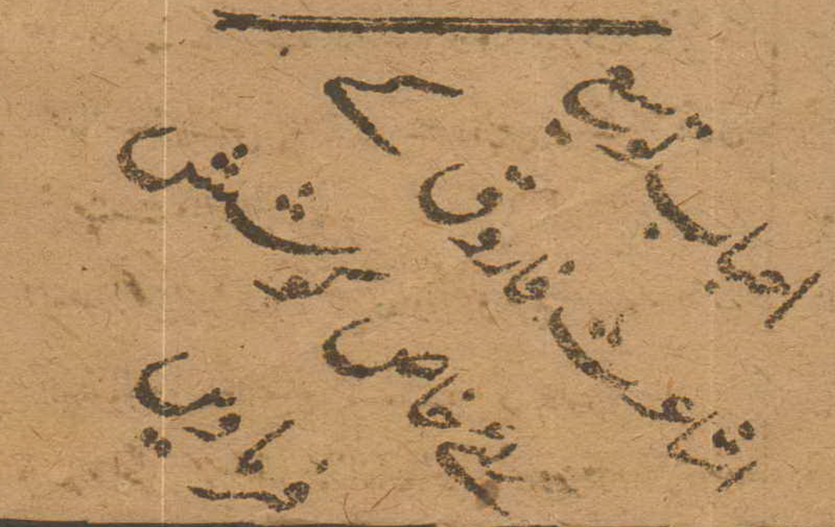

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء

تبلیغ اسلام امریکہ میں

جب سے حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے رسالہ ترکی کا مستقبل میں یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ امریکہ فرانس وغیرہ کی ہمدردی و خیر سگالی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان اقوام کے سامنے اسلام کو اس کی اصلی صورت میں پیش کیا جائے تب سے ایک خاص تحریک مسئلہ تبلیغ اسلام کے بارے میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ اسی مضمون پر قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی نے بھی اپنے خیالات کو مفصلہ ذیل عبارت میں ظاہر کیا ہے۔

"مسلم لیڈروں کو ممالک غیر خصوصاً ملک امریکہ میں جا کر وہاں کی پبلک کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کی خوبیاں ظاہر کرنی چاہئیں۔ اس مفید مشورہ میں خاص طور سے یہ راز مضمر معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیائے اسلام کے پولیٹیکل معاملات میں جو دقتیں پڑ رہی ہیں۔ اور مسلمانوں سے ممالک متمدنہ میں جو بدظنی اور توحش ہے وہ دور ہو جاوے۔ مگر اس چٹھی کے پولیٹکل پہلو سے مجھے اپنے اس مضمون میں کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ پہلو مسلم لیگ اور مسلم پولیٹکل لیڈروں کے دائرہ میں آتا ہے۔ اس مضمون میں صرف تبلیغی پہلو سے بحث کروں گا۔ جس پر غور کرنا ہر مسلمان کو (خواہ وہ پولیٹکل حالات سے تعلق رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو) واجب ہے۔

۲۔ ۲۶ و ۲۷ سال کا عرصہ ہوا ہے کہ مقام شکاگو ملک امریکہ میں عالم گیر نمائش کے موقع پر ایک مذہبی نمائش بھی قائم کی گئی تھی۔ یعنی جملہ مذاہب مروجہ کے واعظین کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ چنانچہ امریکہ کے نومسلم مسٹر رسیل ویب صاحب نے اسلام پر وعظ فرمایا۔ اور ہندوستان کے مشہور و معروف مہاتما سوامی وویکانند صاحب نے ویدانت یعنی ہندو دھرم کے فلسفہ عرفان پر تقریر فرمائی۔ اہل امریکہ اس عالمانہ اور فلسفیانہ تقریر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ سوامی صاحب موصوف کو عرصہ دراز تک اپنے ہاں ٹھہرایا۔ اور بڑے بڑے شہروں میں لیکچر کرائے اور مطالعہ ویدانت کے لئے سوسائٹیاں قائم کیں۔ اس وقت سے امریکہ کے فلسفہ الٰہیات پر نیا رنگ چڑھنا شروع ہوا۔ ادھر تھیوسافیکل سوسائٹی کی قابل قدر کوششوں نے مثل دیگر ممالک متمدنہ کے امریکہ والوں میں بھی وسعت نظر اور دیگر مذاہب کی معلومات بہم پہنچانے کا شوق پیدا کر دیا۔ مسٹر رسیل ویب صاحب نے امریکہ میں ایک اسلامی اخبار بھی جاری کیا تھا۔ جو کچھ عرصہ چلا۔ اور پھر مالی دقتوں سے بند ہو گیا۔ مجھے ۱۸۹۷ء میں بمقام مینی تال ایک ایسے امریکن ماہر مذہب سے ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ جو اپنے ملک کے کئی صوبوں میں ایک مقتدا مانے جاتے تھے۔ ان کا نام نامی ڈاکٹر کولسن ٹرینبل صاحب تھا۔ انہوں نے مجھ سے پرائیویٹ گفتگو میں فرمایا تھا۔ کہ رسیل ویب صاحب کو جو مذہبی نمائش میں ناکامی ہوئی۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ انہوں نے اسلام کی صرف سطحی باتیں بیان کیں۔ اور تصوف یا فلسفہ الٰہیات کا ایک حرف تک نہ بیان کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ رائے ظاہر فرمائی۔ کہ اگر امریکہ میں اسلام کا تصوف اور فلسفہ الٰہیات موجودہ سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں پیش کیا جائے۔ تو وہاں کے لوگ اسلام کے مطالعہ کی طرف مائل ہونگے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔ کہ اگر تم سے ہو سکے تو تم اس قسم کے چند مضامین میرے پاس لکھ کر بھیجو۔ چنانچہ میں نے ان کے ارشاد کی تعمیل کی اور انہوں نے میرے مضامین کو امریکہ کے مذہبی رسالہ میں چھپوایا۔ غرضکہ اب تک امریکہ سے میرے پاس اسلام کی روحانیت کے متعلق استفساری خطوط آتے رہے کچھ عرصہ سے بھائی فرقہ کے علماء نے امریکہ میں بہت اچھا اثر پیدا کیا ہے۔ اور غالباً احمدی فرقہ کے واعظ بھی وہاں پہنچے ہوئے ہیں یا جلد پہنچنے والے ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں لنڈن میں میری ملاقات ڈاکٹر لیڈی الیزبتھ سیورن سے ہوئی۔ جنہوں نے لائی سیم کلب کے فلاسوفیکل اور تھیولاجیکل ڈنر کے موقع پر اس مضمون پر لیکچر دیا تھا:

"زمانہ حال کے فلسفیانہ خیالات میں امریکہ نے کیا حصہ لیا"

اس متبرک خاتون نے بھی ڈاکٹر کولسن ٹرینبل صاحب کی طرح مجھے یہی رائے دی۔ کہ مذہب اسلام کو امریکہ میں مقبول کرنے کا بہترین ذریعہ یہی ہے۔ کہ اس کا اعلیٰ تصوف اور فلسفہ پیش کیا جائے۔

مندرجہ بالا بیان کو مذکورہ بالا دعوت کے ساتھ ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ آج بھی امریکہ میں تبلیغ اسلام کے لئے ایک وسیع میدان موجود ہے۔ یہ مقدس کام کیونکر انجام پائے۔ اور اس کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کئے جائیں؟ یہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون ہے - جس پر مجھے قوی امید ہے
کہ ہمارے فخر قوم سید جالب صاحب ایڈیٹر
ہوم جن کو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کے مسئلہ
سے ایک خاص دلچسپی ہے - قلم اٹھائینگے
تاہم حسب ذیل تجویز جو خاکسار کے ذہن
میں آئی ہے - پیش کی جاتی ہے +

میرے خیال میں سب سے زیادہ ضرورت
اس بات کی معلوم ہوتی ہے - کہ اولاً
اسلامی انجمنوں کے خاص خاص سربرآوردہ
بزرگ و دیگر وہ اکابر قوم جن کو مسئلہ تبلیغ
اسلام بر ممالک غیر سے دلچسپی ہے - ایک مقام
پر جمع ہو کر شوریٰ قایم کریں - اور بعد
کامل غور و خوض کے ایک مشن قایم کریں
مثلاً صوفیائے کرام کی طرف سے جناب
قاری شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور جناب
خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اور اہل
حدیث صاحبان کی طرف سے جناب مولانا
ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اور اسی
طرح ندوۃ العلماء اور مدرسہ عالیہ دیوبند کی
جانب سے ان کے مقتدر نامزدگان - اور
علاوہ ان کے دیگر اکابر قوم ایک جگہ جمع
ہو کر مشترکہ طور پر اس نیک کام کی بنیاد
ڈالیں - اور جن جن ممالک خصوصاً ملک
امریکہ میں تبلیغی کام کرنا قرار پائے - وہاں
کام کرنے کے قابل مشنری تلاش کئے
جائیں - اور مشنریوں کے ضروری اخراجات
کے لئے چندہ جمع کیا جائے وغیرہ - یوں
تو ہر قوم و مذہب اور فرقہ کے افراد میں
عام اس سے کہ وہ کوئی بڑا اہم مسئلہ صوفی
یا کوئی معمولی بات ہو کچھ نہ کچھ اختلاف
ضرور پایا جاتا ہے - مگر اسلام جو ایثار اور
خلوص کے اعلیٰ نمونے دنیا کے بازار
میں لیکر آیا تھا - آج اسی کے نام لیوا
ایثار اور خلوص کو ہاتھ سے دیکر باہمی
مخالفتوں کے اجارہ دار بنے ہوئے ہیں
مخالفت بھی وہ مخالفت: جو اکثر ذاتیات
تک پہنچ جاتی ہے - اور یہی سبب ہے
کہ ہمارے معاملات میں الجھنوں کا اور
ہماری تحریکوں اور تجویزوں کے نقش برآب
ہونے کا - اس کا خیال کرتے ہوئے
یہ بات ذرا دشوار معلوم ہوتی ہے - کہ ہمارے
بزرگان دین و اکابر قوم کسی ایسے جلسہ
کی شرکت منظور کریں - جہاں پر وہ لوگ
بھی جو اُن سے کسی مسئلہ میں اتفاق نہ
رکھتے ہوں موجود ہوں - مگر تبلیغ اسلام
ہر اسلامی فرقہ کا مشترک فرض ہے - اور
بغیر اجتماعی کوشش کے یہ کام خوش اسلوبی
کے ساتھ انجام نہیں پا سکتا - اس لئے امید
ہے - کہ مختلف فرقوں کے علماء اس کام میں
شریک ہو کر متحدہ طور پر کارروائی کرینگے +

ہم اس کی نسبت یہ کہنا چاہتے ہیں - کہ جن اکابران
قوم کو جمع ہونے کے لئے تحریک کی گئی ہے - یہ پہلے
ایک بار نہیں کئی بار جمع ہو چکے ہیں - یا ان کی
نسبت یہ تجویز پیش ہو چکی ہے - کہ باہم مشورہ
کر کے کسی انجمن کی بنیاد رکھیں - مگر اس کا نتیجہ
وہی ہوا جو ہونا چاہیئے - یعنی یہی کہ ان سے کچھ نہیں
ہو سکتا - اگر مسلمانوں کے اکابر تبلیغ اسلام کر سکتے
تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبعوث ہونے
کی کیا ضرورت تھی - حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت
اس بات کو پکار پکار کر اعلان کر رہی ہے - کہ
نیچ اعوج کے مسلمانوں سے یہ طاقت الٰہی کی
شامت اعمال سے سلب ہو چکی ہے - اور انہیں بجائے
اس کے کہ دوسروں کے ایمان کی فکر کریں - خود اپنے
ایمان کی فکر کرنی چاہیئے - اس لئے ہم نہایت دلسوزی
و صداقت و اخلاص کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتے
ہیں - کہ اول تو یہ اکابر قوم جمع ہی نہیں ہو سکینگے
وہ ہونگے ہم نہ ہونگے - ہم ہونگے وہ نہ ہونگے
اگر جمع ہو بھی گئے - تو ان کا جمع نہ ہونا - جمع ہونے
سے بہتر ہوگا - کچھ تجویزیں ہوا ہوا کر رہ جائینگی
عملی صورت میں نہ آسکینگی - اگر آبھی گئیں تو شبے
مانند شبے دیگر نے ماند - آپ لوگ پہلے یہ تو سوچیں
کہ آپ کے پاس وہ آدمی کون سے ہیں - جو دینیات
سے آگاہ ہونے کے علاوہ زبان غیر میں دستگاہ
کامل رکھتے ہیں - پھر اپنے اندر اس قدر روحانیت
رکھتے ہوں کہ وہ بلاد غرب میں جا کر استقامت رکھ
سکیں - اور اپنے نیک نمونے سے اسلام کی اشاعت
کریں - اور پھر اسلام کو ایسے رنگ میں پیش کر سکیں
جو ان اقوام کی توجہ کو جذب کرے - یہ تو تجربہ
ہو چکا - کہ وہ اسلام جس پر مولویوں کو ناز ہے
امریکہ وغیرہ میں مقبول نہیں - اور جس پر صوفیوں
کو فخر ہے - وہ بھی پیش کر کے دیکھ لیں - مہربانی
فرما کر ہمیں بتایا جائے - کہ وہ کونسا اعلیٰ تصوف ہے
جسے پیش کرنے کا عزم ہے - اگر تو مسئلہ وحدت
وجود اور راگ و رنگ کی محفل کا قیام - تو مسلمانوں
کی حالت پر رحم کریں - اور اس تصوف اور فلسفے
کو ہندوستان ہی میں رہنے دیں - اور اگر اس سے
مراد وہ روحانیت اور تقرب اللہ ہے - جو سیدنا
محمد رسول اللہ صلعم لائے - تو یقین کیجئے - کہ اس
کا ثبوت سوائے احمدی جماعت کے ممبروں کے
کوئی نہیں دے سکتا - کیونکہ یہی ہیں جو اپنے اندر وہ
برکات رکھتے ہیں - جو صحابہ کرام کی جماعت میں تھی
انہوں نے بھی ایک نبی (اور نبی بھی وہ جو بروزی
رنگ میں جمیع کمالات محمدیہ اپنے اندر رکھتا ہے
صلے اللہ علیہ وسلم) کے کنار عاطفت میں تربیت
پائی ہے - اسی لئے سیدنا خلیفۃ المسیح نے فرمایا
ہے - اور بالکل حق فرمایا ہے - کہ
"اب سوال یہ رہ جاتا ہے - کہ ایسے آدمی کہاں سے
آویں - سو اس کا جواب میرے سوا اور کوئی نہیں دے
سکتا - حق چھپایا نہیں جا سکتا - اس وقت دنیا
کی تباہی کو دیکھ کر اور اسلام کی موت کو مشاہدہ
کر کے خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کے وعدہ کے مطابق اپنا ایک رسول بھیجا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس نے باوجود ناواقفوں کی مخالفت اور دشمنی کے ایک ایسی جماعت پیدا کردی ہے۔ جو اسلام کے لئے فدا ہے۔ اور اس کے انگریزی خواں اور عربی خواں افراد دونوں اسلام کے اصول سے نہ صرف واقف ہیں۔ بلکہ اس پر عملی طور پر کاربند بھی ہیں۔ اور اسلام کی خدمت میں اپنی جانیں دینے سے بھی نہیں ڈرتے۔ وہ تعداد میں ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ اور غریب ہیں۔ مگر اب بھی مختلف بلاد میں ان کی طرف سے اسلام کی تبلیغ کے لئے آدمی مقرر ہیں۔ ان کے سامنے مسیحی مشنری ایک لحظہ کے لئے نہیں ٹھہرتے۔ اور خود ان کے دشمن اس بات کو قبول کرتے ہیں۔ کہ مسیحی مشنریوں کے بھگانے کے لئے وہ ایک حربہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہو۔ انہوں نے اسلام کو اس کی اصل شکل میں دیکھا۔ اور سمجھا ہے۔ انگلستان میں اس وقت اس جماعت کی طرف سے چار آدمی موجود ہیں۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ بہت جلد وہاں پچاس تک آدمی بھیج دیئے جاویں۔ جب راستہ کی رکاوٹیں دور ہوں۔ یہ لوگ روانہ ہونے شروع ہو جاویں گے۔ غرض اس جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو کام کر سکتے ہیں۔ اور جو اسلام سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ہر ایک جگہ جانے کے لئے تیار ہیں۔ اور میں ایسے آدمیوں کی ایک معقول تعداد اس کام کے لئے مہیا کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ سنجیدگی سے اس کام پر آمادہ ہوں تو لندن کے چاروں مشنریوں سے کم سے کم تین فوراً میں امریکہ کے لئے فارغ کر سکتا ہوں۔ یہ لوگ فوراً امریکہ روانہ ہو جائیں اور اسلام سے وہاں کے لوگوں کو واقف کریں۔ اور ساتھ اس امر کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ کہ ترکوں سے جو سلوک ہو رہا ہے۔ وہ درست نہیں۔ اور اسی طرح میں اور آدمی بھی دے سکتا ہوں +

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام اپنی اصلی شان میں نظر نہیں آسکتا۔ جب تک اس طرح لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا جائے۔ جس طرح اس زمانہ کے مصلح نے اسے پیش کیا ہے۔ اور اس وقت تک اسکی ہیبت لوگوں کے دلوں میں نہیں بیٹھ سکتی۔ جب تک اس کے زندہ ہونے کا ثبوت زندہ نشانوں سے نہ دیا جائے۔ پس یہ لوگ اپنے عقاید کو نہیں چھپا سکتے۔ مگر آپ لوگ اسلام کی عزت اور مسلمانوں کے بقا کے لئے اگر اس بات کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں تو مجھے اس کام کے اہل لوگ مہیا کر دینے میں کوئی عذر نہیں ان لوگوں میں سے کچھ امریکہ میں کام کریں اور کچھ فرانس۔ اور اسوقت تک یہ سلسلہ جاری رہے جب تک ترکوں سے معاہدہ طے ہو۔

میرے نزدیک ان تمام مشکلات کا حل صرف یہی ہے۔ اور اگر اس دروازہ سے داخل ہو کر کامیابی حاصل نہ کرنی چاہی۔ تو کامیابی کی امید رکھنی فضول ہے۔ اور سب جلسے اور رزولیوشن اور ڈیپوٹیشن صرف کھلونے ہیں۔ جن سے بچہ تو خوش ہو سکتے ہیں۔ مگر صاحب تجربہ اور صاحب عقل کچھ امید نہیں رکھ سکتے۔ اگر آپ لوگوں کی سمجھ میں یہ نصائح آئیں۔ تو آپ لوگ میرے قایم مقاموں سے اس کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے ارشاد کے ماتحت ہماری طرف سے تو دیر سے حجت پوری ہو چکی ہے۔ اب لالہ جیت صاحب کی قلم کے ذریعہ مذہب والوں کی طرف سے بھی آپ پر حجت قایم ہو گئی ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

حسن نظامی کا مرید بلدیو اچھار

تازہ خطیب میں پیر مرید کی خط و کتابت چھپی ہے۔ حسن نظامی صاحب بلدیو اکو اپنی مریدی میں لیتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ تمہارے ساتھ کھانا کھاؤنگا۔ یہ امر ایک ہندو کے لئے مشکل ہو۔ مگر مسلمان کے لئے بالکل معمولی ہے کہ وہ کسی نومسلم کے ساتھ کھانا کھائے۔ پس اس کا اعلان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تعجب ہے تو اس بات پر کہ بلدیو اچمار کو حسن نظامی صاحب نے اسلام علیکم نہیں لکھا۔ بلکہ صرف "سلام"۔

کیا بلدیو اکو مسلمان نہیں سمجھتے اور یا خود اسلام علیکم لکھنے کی عادت نہیں؟

قادیان میں حسد کا مرض نہیں

خدا کے فضل سے قادیان میں حسد کا مرض نہیں اور نہ قادیان والوں کو اس کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان پر خدا نے اتنے فضل کئے ہیں۔ جو شمار میں بھی نہیں آسکتے قادیان والوں میں خدا نے ایک نبی مبعوث کیا اور وہ اس پر ایمان لائے۔ اس لئے وہی محسود روزگار ہوئے۔ وہ کسی پر کیوں حسد کرنے لگے۔ خطیب کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ قادیان میں حسد کا مرض ہے۔ ثبوت یہ کہ پیغام صلح نے حسن نظامی کو معزز اور بزرگ کا خطاب دیا۔ اور قادیان والے اس پر معترض ہوئے۔ حالانکہ قادیان والوں نے جو اعتراض کیا وہ بالکل بجا تھا۔ اور اس کا جواب پیغام والے نہیں دے سکتے۔ جب کہ انہیں کی تحریر سے ان پر حجت ملزمہ کی گئی۔ حسن عزیز بھولے کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ قادیان والوں کو ایمان ہے۔ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

پس جن کو خدا معزز و مکرم کہے۔ وہی معزز اور مکرم ہیں۔ اور وہی بزرگ نہ وہ جو خود معزز و بزرگ بن بیٹھے۔ آپ خواہ مخواہ یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حسن نظامی کو اپنا معزز اور دوست اور بزرگ قابل قدر سمجھ لیا۔ اگر آپ اس بارے میں سچے ہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب سے اس کی تصدیق کرائیں۔ اور اگر اپنے لکھے کا کچھ بھی پاس ہے تو ضرور ایسا کرو۔ تا تمہیں حقیقت حال معلوم ہو +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج کل کے مسلمانوں کے اولیاء اللہ

ایک صاحب خاموش نام بہتر تھا کہ وہ اپنے نام کے پاس سے خاموش ہی رہتے۔ اولیا اللہ سے ملاقات کا حال لکھتے ہیں۔ آپ کے مسلمہ اولیا کیسے ہیں؟

ایک تو ہندو بزرگ ہیں۔ سب اسسٹنٹ سرجن انہوں نے کسی شخص کو پانی میں ڈوبنے سے بچایا۔ اس لئے وہ اولیا اللہ ہیں۔

ایک صاحب اور اولیا اللہ ہیں وہ کیوں؟ کھانا میز پر چنا گیا وہ اٹھ کر نماز پڑھنے لگے۔ کھانا ٹھنڈا ہو کر خراب ہو گیا۔ پس وہ اولیا اللہ ہوئے کیوں؟ فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کرنے کی وجہ سے۔ کہ جب کھانا حاضر ہو۔ تو پہلے کھانا کھاؤ پھر نماز پڑھو۔

تیسرے صاحب اولیا اللہ ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے اپنے بچوں کی تکلیف کے خیال سے دوسری شادی نہ کی۔ یعنی اس لئے کہ ولنفسک علیک حق کے خلاف ہے۔ اور سنت رسول مقبول کی خلاف ورزی کی۔ اور کسی امتحان میں پڑنے سے ڈر گئے۔ کیونکہ بیوی کر کے پھر اپنے بچوں کی دلدہی نہ کر سکتے تھے۔ اب بتایئے یہ قوت ایمان ہے یا کمزوری نفس؟

خاموش صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اولیا اللہ کے صفات قرآن مجید سے پڑھتے۔ اور پھر دیکھتے کہ حقیقی ولی اللہ کہلانے کا مستحق کون ہے۔ ولی اللہ وہ نہیں ہو سکتا جس کی کوئی ادا آپ کو پسند آگئی۔ بلکہ وہ جو خدا کے حضور مقرب ہو۔ اور تقرب الی اللہ کا ثبوت دے۔

لیجئے میں آپ کو خدا کے ایک نبی کا پتہ دوں جو قادیان میں مبعوث ہوا اور آیئے میں آپ کو خدا کا ایک ولی دکھاؤں جو اس کا موعود فرزند ہے۔ جس عقیدت سے نہیں کر رہا۔ آپ قرآن مجید سے ولی اللہ کے صفات پیش کریں۔ اور بعد فیصلہ وہ سب ہمارے امام موجودہ میں دیکھ لیں۔ صلوا علیہ و آلہ۔

ترکی کا مستقبل اور نامہ نگار آفتاب

حضرت خلیفۃ المسیح نے جو رسالہ ترکی کے مستقبل پر لکھا ہے۔ اس کے بڑھتے ہوئے اثر سے جل بھن کر ایک نامہ نگار آفتاب نے کچھ بیہودہ سرائی کی ہے۔ ان لوگوں میں یہ مرض ہے۔ کہ وہ کسی بات پر اصولاً غور نہیں کر سکتے اور ذاتیات پر اتر آتے ہیں۔ اب دیکھنا تو یہ ہے۔ کہ جو مشورہ اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔ وہ کہاں تک مفید ہے۔ مگر نامہ نگار صاحب ہیں۔ کہ وہ مسیح و مہدی اور اس کی خلافت کی بحث لے بیٹھے ہیں۔ یہ بات خدا کے فضل سے ہم اچھی طرح ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی موعود مسیح موعود اور مہدی تھے۔ اور حضرت مرزا محمود احمد صاحب آپ کے دوسرے خلیفہ ہیں۔ لیکن آفتاب نے جو مضمون نقل کیا ہے۔ اس کے متعلق کلمہ گویان عالم کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے متعلق اپنے فائدہ کے لئے اس بارے میں غور کریں۔ نہ یہ کہ آپ پر نکتہ چینی شروع کر دیں۔

ایک شخص پانی میں ڈوب رہا ہے۔ غوطے کھا رہا ہے۔ ایک خیر خواہ اسے بچنے کی تدبیر بتاتا ہے مگر وہ شخص بجائے اس کے کہ اس کی بتائی ہوئی تدبیر پر عمل کرے خود اسی پر نکتہ چینی شروع کر دے۔ کہ تم ایسے تم ایسے تو کیا سخت بے وقوف ہے اس کا نتیجہ یہی ہو گا کہ وہ ڈوبے گا اور ہلاک ہو جائیگا

حضرت خلیفۃ المسیح نے مسلمان کہلانے والوں کو یہ بتایا۔ کہ تمہیں متفق ہو کر ایک بات کہنی چاہیئے اور اتفاق تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ تم ایک بات مشترک پر جمع ہو جاؤ۔ اور وہ امر خلافت استنبول نہیں بلکہ خیر خواہی اسلام ہے۔ کیونکہ ترکی کے سلطان کی خلافت تمام فقہائے اسلامی کو مسلم نہیں۔ شیعہ (جو ایک بہت بڑا فرقہ ہے) بھی سلطان ترک کی خلافت نہیں مانتے۔ بلکہ خود اہل سنت میں سے بھی کئی اس خلافت کے قائل نہیں۔ پچھلے دنوں اپنے عمل سے وہ اسکے خلاف گواہی دے چکے ہیں۔ پھر کیا مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے عرب جو تمہارے مقتدا ہیں۔ اور شاہ حجاز خلافت کو مانتے ہیں؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر وہ تسلیم کرتے تو برسر پیکار نہ ہوتے۔ پس مجموعی آواز اٹھانے کے لئے کوئی ایسا امر ہونا چاہیئے۔ جو سب کے لئے مشترک ہو

اب فرمایئے یہ مشورہ قابل قدر ہے یا نہیں جو تمام فضیلتی کانفرنس میں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا کلمہ ایسا متفرق ہے۔ کہ پہلے اس کے جو وہ کسی کی اصلاح کے لئے اٹھیں۔ خود اپنی اصلاح کریں اور کسی سلطنت کو تھامنے کی فکر سے پہلے اپنے سنبھالنے کی فکر کریں۔

دوسرا مشورہ یہ دیا گیا تھا۔ کہ ان قوموں کے سامنے اسلام کو حقیقی رنگ میں پیش کیا جائے۔ تاکہ ان کا تعصب کم ہو اور وہ باور کریں۔ کہ اسلام کوئی خطرناک چیز نہیں۔ بلکہ امن و امان صلح و آشتی کا مذہب ہے اور تہذیب کی اشاعت ہے۔ تو اسی مذہب میں۔ بتایئے اس مشورہ میں کیا خرابی ہے؟

نامہ نگار کو چاہیئے تھا۔ کہ ان تجاویز پر کچھ لکھتا۔ جو افادۂ عام کے لئے پبلک کے سامنے پیش کی گئی تھیں باقی جو امور ہیں ان کا فیصلہ بعد میں کر لینا۔ پہلے پیش آمدہ امر کو طے کرو۔ جس پر صف ماتم بچھائے بیٹھے ہو۔ اور واویلا کر رہے ہو۔

علماء دیوبند سے مباہلہ

علماء دیوبند سے ابھی تک مباہلہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے اور ہر طرح پر یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ وہ مباہلہ کر لیں مگر آئے دن عجیب عجیب طور پر حیل حجت سے کام لیکر وہ میدان مقابلہ میں آنے سے گریز کی راہ اختیار کر رہے ہیں۔ علماء دیوبند نے نیا حیلہ اب یہ پیش کیا ہے کہ پہلے مفہوم مباہلہ اور آثار مباہلہ متعین کرو۔ ہماری طرف سے اس کا جواب بھی شائع ہو گیا ہے۔ اور اس میں علماء دیوبند پر ہر طرح سے اتمام حجت کر کے ان کی یہ خواہش بھی پوری کر دی گئی ہے۔ یعنی مفہوم مباہلہ کے لئے خود الہی کے الفاظ نقل کر دیئے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر اعتراضات کا جواب

بعض جہلاء مکفرین مسیح موعودؑ جن کے بھائیوں کی صفات قرآن مجید نے یوں بیان فرمائی ہے۔ کہ جب ان کو نبی ایمان لانے کے لئے پکارتا ہے۔ تو وہ تتبع ما الفینا علیہ اباؤنا کہکر جواب دیتے ہیں اور کفر و ضلالت کے گڑھے سے نکلنا پسند نہیں کرتے۔ نیز جن کی صفت والذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہم۔ (کہ وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے۔ وہ محکمات دلائل کو چھوڑ کر متشابہات کی طرف جاتے ہیں) بیان فرمائی ہے مسیح موعودؑ کے بعض الہامات پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ اسلامی شریعت کے خلاف ہیں۔ اور نیز ان میں شرک کی بو پائی جاتی ہے۔ اول تو قرآن مجید نے فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی کلام میں بعض تو محکمات باتیں ہوتی ہیں۔ اور بعض متشابہات اور متشابہات کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ اس کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں۔ جن کے دل میں کجی ہوتی ہے۔ اور متشابہات کو محکمات کے تابع کرنا پڑتا ہے۔ اور وہاں پر ان کے ظاہری معنے لینا ٹھیک نہیں ہوتا۔ بلکہ تاویل کے ساتھ محکمات کے تابع کرنا پڑتا ہے۔ پس وہ الہامات مسیح موعودؑ جن پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ از قبیل متشابہات ہیں۔ ان کے ظاہری معنے لینا درست نہیں ہے۔ ان میں سے دو الہاموں کا ذکر کرتا ہوں۔ پہلا اعتراض تو انت منی و انا منک پر کیا جاتا ہے۔ کہ انت منی و انا منک سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے بیٹے بھی ہیں۔ اور باپ بھی۔ کیونکہ انت منی کے لحاظ سے تو مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ اور انا منک کے لحاظ سے خدا تعالیٰ بیٹا ہوا۔ پس بھلا کیا یہ خدائی کلام الٰہی ہو سکتی ہے۔ جس میں شرک کی بو پائی جاتی ہے۔

جواب ۔ انت منی و انا منک سے ابنیت اور ابوت کو نکالنا کذب و تزویر ہے نہ ان الفاظ کے یہ معنی قرآن مجید میں پائے جاتے ہیں۔ اور نہ ہی احادیث میں اور نہ ہی لغات کی کتب میں۔ اور نہ ہی اشعار عرب میں اور نہ ہی استعمالات عرب میں کبھی یہ معنے آئے ہیں۔ بلکہ ایسے الفاظ اگر استعمال ہوئے ہیں۔ تو موافقت اور اتحاد فی المقاصد کے معنوں میں۔ ذیل میں ہم ان کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں:۔

(۱) قرآن مجید میں حضرت ابراہیم کا قول ہے۔ رب انھن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی کہ جو میری پیروی کریگا تو وہ مجھ سے ہے۔

(۲) پھر قرآن مجید میں طالوت کا قول ہے۔ فمن شرب منہ فلیس منی و من لم یطعمہ فانہ منی کہ یعنی جو اس سے پی لیگا تو وہ مجھ سے نہیں۔ اور جو نہیں کھائیگا اس کو تو وہ مجھ سے ہے۔

(۳) قل ما اسئلکم علیہ اجر و ما انا من المتکلفین۔ کہ میں اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا اور میں متکلفین سے نہیں ہوں۔ تو کیا ان آیات میں جو منی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ باپ اور بیٹوں کے معنوں میں یا موافقت اور اتحاد فی الامر کے معنوں میں؟

تحلیل ۔ اب احادیث کی طرف غور فرماویں کہ حدیث میں ان لفظوں کے کیا معنے ہیں:۔

(۱) قال النبی صلعم لعلی انت منی و انا منک صحیح بخاری کتاب المناقب۔ اس حدیث میں الہام کے الفاظ ہی ہیں۔ دیکھئے کوئی عالم اس حدیث کے معنے باپ اور بیٹے کے نہیں کرتا۔ کیا کوئی عالم جرأت کر سکتا ہے؟ کہ اس حدیث کے معنے یہ کرے کہ حضرت علیؓ کو آنحضرت کا باپ اور بیٹا تسلیم کرے؟

(۲) العباس منی و انا منہ (ترمذی کتاب المناقب)

(۳) پھر حلیبیب صحابی کے لئے فرمایا قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی و انا منہ تو کیا اس کے معنے کوئی علماء میں سے یہ معنے کریگا کہ حلیبیب رسول کریمؐ کے باپ بھی تھے اور بیٹے بھی۔

(۴) ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل طعام عیالھم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندھم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینھم فی اناء واحد بالسویۃ فھم منی و انا منہم (مسلم جلد ۲)

(۵) من غشنا فلیس منا (۶) لیسوا منی و لست منہم (۷) لیس منی لا عالم او متعلم وغیرہ ان تمام احادیث میں منی و منہم و منک کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہاں پر باپ اور بیٹے بننے کے کوئی معنے نہیں کرتا۔ پس جب آپ کے معنوں کی تائید قرآن مجید و احادیث سے نہیں ہوتی تو اشعار عرب کو ہی دیکھ لیں۔

دیوان حماسہ میں عمرو بن شاس صحابی کا یہ شعر ہے:۔

فان کنت منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لہ الادم

شاعر اپنی زوجہ کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ کہ اگر تو مجھ سے ہے۔ یعنی میرے ساتھ موافقت رکھنا چاہتی ہے۔ یا میری صحبت کو پسند کرتی ہو۔ تو اس کے لئے ایسے گھی کی طرح ہو جا۔ جس کی وجہ سے سالن اچھا ہوتا ہے تو علماء ملت ذرا بتائیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ ان کے معنے کرنے سے کیا اس شعر کے یہ معنے نہیں ہونے چاہیئے کہ اگر تو میری بیٹی ہے۔ اور کیا یہ عقل و نقل اور شرع کے مطابق درست ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر متنبی کہتا ہے:۔

وانا منک لا یھنئ عضو
بالمسرات سائر الاعضاء

کافور نے ایک گھر بنایا اور متنبی نے اس کو مبارکباد نہ دی۔ تو اس نے برا مانا یا۔ تو متنبی نے یہ شعر کہا کہ میں تو تجھ سے ہوں۔ کیا ایک عضو دوسرے باقی اعضا کو خوشیوں کی مبارکباد دیا کرتا ہے؟ اسی طرح میں بھی تیری ایک جزو ہوں۔ مجھ کو مبارکباد دینے کی ضرورت ہی نہیں۔ پس کیا متنبی کافور کا بیٹا تھا۔ کوئی بھی نہیں مانتا۔ پس جب کہ وہی الفاظ جو کہ الہام کے ہیں۔ قرآن مجید یا حدیث یا اشعار عرب میں آئیں۔ تو اس کے معنے کچھ اور لئے جائیں اور الہام میں کچھ اور۔ مجھے حیرانی ہے۔ کہ باوجود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی اور عالم فاضل کہلا لے کے اور روزمرہ مذکورہ بالا آیات اور احادیث کو پڑھنے کے پھر لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے غلط معنے کرتے ہیں۔ لیکن وہ دھوکہ دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہ يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ کے مصداق ہو جاتے ہیں

راقم جلال الدین (مولوی فاضل) باقی آئندہ

فاروق کے خریداروں سے

خاکسار ایڈیٹر کی یہ گذارش ہے۔ کہ جب تک وہ اس کی توسیع اشاعت میں سعی نہ فرمائینگے۔ کیونکر میں یکبارگی ہوا سکو ہر پہلو سے مفید و دلچسپ بنا سکتا ہوں۔ باوجود اس پریشانی خاطر کے نبی آپ کے لئے ایک اچھا خاصہ مجموعہ مرتب کیا جاتا ہے۔ جس میں انشاء اللہ ہفتہ وار ترقی ہوگی +

سامان سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہوں۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل سامان بن کر تیار رہتا ہے۔ بوقت ضرورت طلب فرمائیں:۔

۱ سنگل ڈیسک	۷ سائنس الماری
۲ ڈبل ڈیسک	۸ ایوارنگ ریک شلیف
۳ ٹیچرز ڈیسک	۹ میپ ریک
۴ اسٹول	۱۰ میپ سٹینڈ
۵ لیکچر گیلری	۱۱ بال فریم
۶ بائیسکل	۱۲ اغابل باسکٹ

ایم فضل احمد اینڈ سنز کشمیر سلیٹ
ورکس جموں توی

آنکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول بنایا ہوا

سرمہ ممیرا ست بیسا اجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی فائدہ اٹھایا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

میں اس ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ بڑے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھنیا جالا۔ پھولا پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیابند اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول عمدہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا کی قیمت عمدہ فی تولہ یہ سرمہ جس کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے

سرمہ سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع مرض منتہی للعام قالع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی و رنگ و تنگی نفس و دق شنج خیث فساد بلغم و قاتل کرم۔ شکم مقت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی ریموت اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے۔ مقدار بقدر دانہ خود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں قسم اول عمدہ

پتہ احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

اشتہار زیر آرڈر نمبر ۵ رول نمبر ۲۰

ضابطہ دیوانی نمبر ۲۲۴

بعدالت سردار محمد مسو خان صاحب بہادر۔
افسر مال با اختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول
ضلع گورداسپور

روڑ سنگھ ولد دیوی دتا بنام۔ جگو۔ بگو۔ شامان ذات لبانہ ساکن موضع تاباللوان پران روڑ سنگھ بولایت ماڑی بوچیاں سمات پالی والدہ خود ذات لبانہ ساکن ماڑی بوچیاں تحصیل بٹالہ تحصیل بٹالہ

درخواست انفکاک رہن نسبت
موازی ۴ مہ کنال اراضی نمبر
کھاتہ ۵۷ و ۸۴۔ نمبر کھتونی
۵۸۲ - ۵۸۵ - ۵۳۳ -
نمبر خسرہ ۲۰۱۳ من شمال و
۲۰۱۳ من جنوب و ۲۰۱۶
حصہ ۱/۲ جمبندی سنہ ۱۹۱۶ و ۱۷ء
واقعہ ماڑی بوچیاں تحصیل بٹالہ

مدعا علیہم مذکوران پر تعمیل ثمن نہیں ہوئی ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ عمداً حاضری عدالت سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ نامبردگان مورخہ ۲ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں حاضر ہو کر جوابدہی مقدمہ کی نہیں کرینگے۔ تو ان کے برخلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی۔ لہذا یہ اشتہار ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے۔

مہر عدالت — دستخط صاحب افسر مال بہادر

۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹